احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 20 جولائی 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 20 جولائی 2012ء 29 شعبان 1433 ہجری 20 وفا 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 169

رضاء الٰہی کیلئے روزہ کا اجر

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جو بندہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اس کی رضا چاہتے ہوئے روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان ستر (سال) خریف کا فاصلہ کردیتا ہے۔ (مسند دارمی کتاب الجہاد باب من صام یوما حدیث نمبر 2292)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ روزے رکھنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے نزدیک (رمضان کے بعد) سب سے پسندیدہ مہینہ شعبان تھا۔

(سنن نسائی کتاب الصیام باب صوم النبی حدیث نمبر 2310)

رسول اکرم ﷺ رمضان کے علاوہ سب سے زیادہ روزے شعبان میں رکھتے تھے بلکہ شعبان کا اکثر حصہ روزوں میں گزارتے تھے لیکن خاص طور پر شعبان کے آخری حصہ میں اور رمضان سے ایک دو دن متصل شعبان کے روزوں سے منع فرماتے تھے۔

(بخاری کتاب الصوم باب صوم شعبان حدیث نمبر 1833 ولا یتقدم رمضان بصوم یوم حدیث نمبر 1781۔ترمذی ابواب الصوم باب کراھیۃ الصوم فی النصف الباقی من شعبان حدیث نمبر 669)

حضرت اسامہ بن زیدؓ نے رسول اللہؐ سے شعبان میں روزوں کی کثرت کی وجہ سے دریافت کی تو فرمایا اس ماہ میں بندوں کے اعمال خدا کے حضور پیش ہوتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال روزہ دار ہونے کی حالت میں پیش ہوں۔

(نسائی کتاب الصیام باب صوم النبیؐ حدیث نمبر 2317)

رسول اللہ ﷺ رمضان کے بعد شوال کے چھ روزوں کی ترغیب دیتے تھے اور فرماتے تھے جو یہ روزے باقاعدگی سے رکھے گا وہ گویا ساری زندگی کے روزوں کا اجر پائے گا۔

(مسلم کتاب الصیام باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال حدیث نمبر 1984)

رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہؐ ذی الحج کے مہینہ میں پہلے 9 دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

(نسائی کتاب الصیام باب کیف یصوم ثلاثۃ ایام حدیث نمبر 2374)

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی

(سہ ماہی دوم 12-2011)

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت ہر سہ ماہی میں پاکستان کے خدام کے مابین ایک مضمون نویسی کا مقابلہ منعقد کروایا جاتا ہے۔سال 12-2011 کی دوسری سہ ماہی میں ’’خدام الاحمدیہ کا عہد اور اس کے تقاضے‘‘ کے موضوع پر مقابلہ منعقد کروایا گیا۔مضمون کو مرکز میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 15/اپریل تھی۔اس مقابلے کا نتیجہ درج ذیل ہے۔

اول:۔مرزا سعید احمد، مجلس منظور کالونی کراچی۔

دوم:۔ارسلان حفیظ ولد خالد حفیظ، مجلس بھاٹی گیٹ لاہور

سوم:۔عطاء الہادی مجلس ناصر اسلام آباد

چہارم:۔اظہر ظریف مجلس بھاٹی گیٹ لاہور

پنجم:۔سلیم اختر مجلس کریم پارک بھاٹی گیٹ لاہور

ششم:۔راشد محمود کھوکھر مجلس ناظم آباد کراچی۔

ہفتم:۔لقمان احمد خان مجلس نارتھ کراچی۔

ہشتم:۔عدیل احمد ولد عبدالمجید مجلس کوٹ لکھپت لاہور

نہم:۔وسیم احمد مجلس امیر پارک گوجرانوالہ۔

دہم:۔ہارون الرشید مجلس واپڈا ٹاؤن لاہور۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔آمین

مکرم ملک جمیل الرحمٰن رفیق صاحب

رمضان کا مقدس مہینہ آ گیا

ہجری میں اس آیت کے نزول کے ساتھ روزے فرض کئے گئے۔

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزوں کا رکھنا فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔'' (سورۃ البقرہ:184)

امم سابقہ میں روزے

اس آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ روزے پہلے لوگوں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بھی مذہب ایسا نہیں جس میں روزوں کا ذکر نہ ملے۔ ہندومت میں روزے کو وَرت یا بَرت کہتے ہیں۔ ہندوؤں میں جو تارک الدنیا ہیں ان کا روزہ سخت ہوتا ہے جو چالیس دن چلتا ہے۔ اس میں کھانا پینا سختی سے منع ہے۔ مگر عام ہندوؤں کے روزے نرم ہیں ان کے لئے آگ پر پکی ہوئی چیزوں سے بچنا ضروری ہے۔ دیگر اشیاء جیسے پھل، دودھ، پانی وغیرہ جس مقدار میں بھی کھائیں پئیں ان کا روزہ متاثر نہیں ہوتا۔ اس کی تفصیل اشوک مہتہ راجپوت کی کتاب ''سناتن دھرم'' میں دیکھی جا سکتی ہے۔ یہ کتاب گیتا مارگ سوسائٹی بلوچستان کی شائع کردہ ہے۔

چین کے تاؤ ازم اور کنفیوشنزم (Confucianism) اور بدھ مت میں بھی روزوں کا ذکر موجود ہے۔

بائبل میں بابل کی اسیری سے قبل روزے کیلئے ''اپنی جان کو دکھ دینے'' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ چنانچہ احبار باب 23، آیت 26,27 میں ہے:۔

''اور خدا نے موسیٰ سے کہا اس ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو کفارہ کا دن ہے اس روز تمہارا مقدس مجمع ہو اور تم اپنی جانوں کو دکھ دینا۔''

یہودیوں کا یہ وہی سالانہ روزہ ہے جس کا احادیث نبویہ ﷺ میں ذکر آتا ہے۔ اُس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات بخشی تھی (بخاری کتاب الصوم)۔ اسیری کے بعد چار مزید سالانہ روزے مقرر کئے گئے۔

(زکریا:19:8)

حضرت موسیٰؑ کے بارے میں بائبل میں آتا ہے کہ انہوں نے چالیس دن رات مسلسل روزے رکھے جب کہ آپ کوہ سینا پر دس احکام لینے گئے تھے۔

اور خداوند نے موسیٰ سے کہا تو یہ باتیں لکھ کیونکہ ان ہی باتوں کے مفہوم کے مطابق میں تجھ سے اور اسرائیل سے عہد باندھتا ہوں۔ سو وہ چالیس دن اور چالیس رات وہیں خدا کے پاس رہا اور نہ روٹی کھائی نہ پانی پیا اور اس نے اُن لوحوں پر اُس عہد کی باتوں کو یعنی دس احکام کو لکھا۔

(خروج باب 34 آیت 27، 28)

یہودیوں میں سحری کھانے کا طریق موجود نہیں وہ رات کو روزہ افطار کرتے اور پھر ساتھ ہی اگلا روزہ شروع ہو جاتا۔ غالباً حضرت موسیٰ کے چالیس دن اور چالیس رات کے روزے کا یہی مفہوم ہے۔ کیونکہ افطار کے بعد رات کو بھی کھانا پینا منع تھا یعنی رات کا بھی روزہ ہوتا تھا۔

عیسائیت میں بھی روزوں کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰؑ کے چالیس دن رات کے روزے کا ذکر متی باب 4 آیت 1-2 میں ملتا ہے۔ آپ نے ساری عمر میں ایک ہی بار یہ روزہ رکھا۔

کیتھولکس میں ایسا روزہ بھی ہے جس میں صرف گوشت کھانا منع ہے باقی ہر چیز کھانا پینا جائز ہے۔ اس سے اُن کا روزہ متاثر نہیں ہوتا۔ ہاں گوشت کی ایک بوٹی کھاتے ہی روزہ ٹوٹ جائیگا۔

دین حق میں روزے

شروع میں ذکر کیا گیا ہے کہ 2 ہجری میں روزے فرض ہوئے تھے۔ مندرجہ ذیل آیت میں یہ بیان کیا گیا کہ یہ روزے رمضان کے مہینے میں رکھنے ہوں گے۔

"رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو تمام انسانوں کیلئے ہدایت ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور نیز یہ (قرآن) فرقان بھی ہے۔ اس لئے تم میں سے جو اس مہینے کو پائے وہ اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد پوری کرنا واجب ہوگی۔

(البقرہ:186)

لہٰذا 2 ہجری کا رمضان پہلا رمضان تھا جس میں روزے رکھے گئے۔ اس کے بعد سے آج تک مؤمنین اس پر عمل کر رہے ہیں اور قیامت تک عمل کرتے چلے جائیں گے۔ دین حق میں ہر عاقل بالغ پر روزے فرض ہیں۔ اگر رمضان میں کوئی مریض ہو تو جتنے دن مریض رہا، اتنے دن کے روزے بعد میں دوران سال رکھنے ہوں گے۔ اسی طرح رمضان میں جتنے دن سفر پر رہا اتنے دن کے روزے بعد میں پورے کرنے ہوں گے۔ اگر کوئی دائمی مریض ہو تو وہ بطور فدیہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے، اگر اس کی استطاعت ہو۔ جو لوگ دائمی طور پر سفر پر رہتے ہیں جیسے گاڑی کے ڈرائیور، گارڈ، پائلٹ وغیرہ وہ رمضان کے تعلق میں مسافر قرار نہیں دیئے گئے۔ وہ روزے رکھیں گے۔

طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک روزے کا عرصہ ہے۔ طلوع فجر سے کچھ پہلے سحری کھانے کو آنحضرت ﷺ نے بہت اہم اور بابرکت فرمایا ہے۔

(مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور)

افطار میں جلدی کرنے کی تلقین ہے۔ اصل بات اطاعت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ کھاؤ، تو نہ کھانا اطاعت ہے۔ اور جب فرماتا ہے کہ اب کھاؤ، تو اس میں بلاوجہ تاخیر کرنا اطاعت کا اعلیٰ نمونہ نہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جب تک لوگ افطار میں جلدی کریں گے وہ بھلائی پر رہیں گے۔ (مسلم کتاب الصیام .باب فضل السحور)

دین حق میں روزے کے احکام میں اعتدال ہے۔ صرف دن کو کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات کی ممانعت ہے۔ سحری کے وقت کھانے کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اس طرح جسم پر سے زائد بوجھ دور کر دیا گیا ہے۔ اور جب دن کے وقت کھانے پینے کی ممانعت ہے تو پوری طرح ممانعت ہے۔ یہ نہیں کہ صرف گوشت نہیں کھانا یا آگ پر پکی ہوئی چیز سے بچنا ہے اس طرح تو روزے کی روح ہی ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔

دن کے وقت صرف کھانے پینے سے اجتناب ہی رمضان کا تقاضا نہیں۔ بلکہ ہر قسم کی برائیوں سے بچنا بھی بہت ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: روزہ ایک ڈھال ہے۔ سو جس دن کسی کا روزہ ہو وہ گالی گلوچ سے بچے۔ اگر کوئی گالی دے بھی یا اس سے جھگڑا کرے تو وہ صرف اسے یہ کہے: ''میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں''۔

(بخاری کتاب الصوم)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قولاً اور فعلاً جھوٹ نہیں چھوڑتا تو اسے یاد رہے کہ خدا کو اس کی حاجت نہیں کہ وہ کھانا اور پینا ترک کردے''

(بخاری کتاب الصوم)

رمضان میں تمام نیکیاں زیادہ توجہ اور زیادہ شوق اور ولولہ سے کرنے کی تلقین ہے۔ تہجد کی خاص طور پر اہمیت ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:۔

''جو رمضان میں (تہجد کیلئے) کھڑا ہوتا ہے ایمانی جوش اور رضائے الٰہی کے حصول کی نیت سے، اس کے تمام گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری کتاب الصوم)

اس حدیث شریف میں احتساباً کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کا ایک معنی تو یہ ہے رضائے الٰہی کے حصول کی نیت اور اس کا ایک معنی محاسبہ بھی ہے مطلب یہ ہے کہ تہجد وغیرہ نیک اعمال بجا لاتے ہوئے محاسبہ بھی کرتے رہنا ہے کہ کہیں ان میں کوئی کمی تو نہیں رہ گئی اور پھر اس کمی کو دور کرنا ہے۔

تراویح

اصل زور تہجد پر ہی ہے۔ ہاں جن کو کسی وجہ سے توفیق نہ ملے تو وہ نماز تراویح میں شرکت کر کے روحانی لحاظ سے مستفید ہو سکتے ہیں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں آپ نے تراویح کا طریق جاری فرمایا تھا۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو اختیار کرو۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب السنۃ باب فی لزوم السنۃ)

بخاری شریف میں ایک حدیث ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

(بخاری کتاب الصوم)

اس حدیث میں شیطانوں کے زنجیروں میں جکڑے جانے کا مفہوم سمجھنا ضروری ہے۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ رمضان میں بھی وہی برائیاں اور خرابیاں معاشرے میں نظر آتی ہیں جو عام دنوں میں ہوتی ہیں۔ پھر اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟ اصل میں حدیث کے الفاظ پر غور نہیں کیا گیا۔ اِذا دَخل رمضان کا مطلب ہے جب رمضان داخل ہو جاتا ہے یعنی جن لوگوں میں رمضان کی روح سرایت کر جاتی ہے تو اُن لوگوں کے شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث مسلم میں ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ہر شخص کا ایک شیطان ہوتا ہے جو اسے گمراہ کرتا ہے۔ اس پر حضور ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا آپ کا بھی؟ فرمایا ہاں، مگر میرا شیطان میرا مطیع ہو گیا ہے (مسلم کتاب صفۃ القیامۃ و الجنۃ و النار) سو مذکورہ حدیث میں ان لوگوں کے شیطان کے جکڑے جانے کا ذکر ہے جن میں رمضان کی روح داخل ہو جاتی ہے اور وہ رمضان کے تمام تقاضے پورے کرتے ہیں۔ دیگر لوگوں کے شیاطین آزاد ہیں جو انہیں برائیوں میں مبتلا کرتے رہتے ہیں۔

مشکوٰۃ میں ایک حدیث ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

'' اے لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ طلوع ہوا ہے مبارک مہینہ۔''

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

9

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ امریکہ

جلسہ سالانہ خواتین میں تقسیم انعامات اور خطاب۔ پردہ اور دینی اقدار کیلئے مؤثر تلقین

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

30 جون 2012ء

(حصہ اول)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 4 بجکر 40 منٹ پر ہوٹل کے ایک ہال میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔ آج ہوٹل میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں کی تعداد اڑھائی صد سے زائد تھی۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور رپورٹس اور خطوط پر ہدایات عطا فرمائیں اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

خواتین کے جلسہ گاہ میں آمد

پروگرام کے مطابق 11 بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے جلسہ گاہ کیلئے روانہ ہوئے اور سوا بارہ بجے لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف آوری ہوئی۔ صدر لجنہ اماء اللہ یو ایس اے اور دیگر منتظمات نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور خواتین نے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے آقا کا استقبال کیا۔

خواتین کے اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ مبشرہ بھٹی صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مبرور جٹالہ صاحبہ اور انگریزی ترجمہ بشریٰ لطیف صاحبہ نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

سے چند منتخبہ اشعار مکرمہ حمیرہ ملک صاحبہ نے خوش الحانی سے پیش کئے اور ان اشعار کا انگریزی ترجمہ مکرمہ Teres Varkonyi صاحبہ نے پیش کیا۔

تقسیم انعامات

اس کے بعد تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سندات عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے گولڈ میڈل پہنائے۔

درج ذیل خوش نصیب طالبات نے یہ تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے کی سعادت پائی۔

1۔ عزیزہ ملیحہ احمد۔ ہائی سکول کے فائنل امتحان میں 98 فیصد نمبر حاصل کئے۔

2۔ عزیزہ سعدیہ نوال۔ ہائی سول کے فائنل امتحان میں 99 فیصد نمبر لئے

3۔ عزیزہ مہوش نعمانی ہائی سکول کے فائنل امتحان میں 98 فیصد نمبر لئے۔

4۔ عزیزہ تمارہ احمد۔ ہائی سکول کے فائنل امتحان میں 97 فیصد نمبر لئے۔

5۔ عزیزہ سارہ اسد۔ ہائی سکول کے فائنل امتحان میں 99 فیصد نمبر لئے۔

6۔ عزیزہ منزہ عالم۔ اپنے ہائی سکول میں اول آئیں اور سکول کی طرف سے Golde Key Award بھی حاصل کیا۔

7۔ عزیزہ ندرت قریشی Pennsylvania یونیورسٹی سے ٹاپ لیول گریڈ 4.0 کے ساتھ Bachelor کی ڈگری حاصل کی۔

8۔ عزیزہ Maheera فارسی Valdosta سٹیٹ یونیورسٹی سے ٹاپ لیول گریڈ 4.0 کے ساتھ B.Sc کی ڈگری حاصل کی۔

9۔ سیدہ ماریہ احمد نیویارک سے 3.98 گریڈ کے ساتھ Bachelor کی ڈگری حاصل کی۔

10۔ عزیزہ وجیہہ چوہدری۔ Temple یونیورسٹی سے 3.92 گریڈ کے ساتھ B.Sc کی ڈگری حاصل کی۔

11۔ عزیزہ کوکب بشیر۔ نیویارک سکول آف آرٹس سے 3.96 گریڈ کے ساتھ B.A کی ڈگری لی۔

12۔ عزیزہ انعم محمود۔ George Mason یونیورسٹی سے 3.93 گریڈ کے ساتھ B.Sc کی ڈگری حاصل کی۔

13۔ عزیزہ مصلحہ منیر۔ Texas یونیورسٹی سے ٹاپ لیول گریڈ 4.00 کے ساتھ M.A کیا۔

14۔ عزیزہ سائرہ ملک Devry یونیورسٹی سے ٹاپ لیول گریڈ 4.00 کے ساتھ MBA کی ڈگری حاصل کی۔

15۔ ڈاکٹر شہناز بٹ۔ Ph.D موصوفہ نے فلاڈلفیا کی یونیورسٹی آف دی سائنسز میں بطور مستقل پروفیسر کئی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ گزشتہ 11 سال سے موصوفہ متعدد اہم عہدوں پر فائز رہ چکی ہیں۔ ان کی ریسرچ کا کام قومی اور عالمی اجلاسوں میں پیش کیا جا چکا ہے۔

اس کے علاوہ درج ذیل طالبات نے بھی سندات حاصل کیں۔

1۔ عزیزہ در عجم۔ ہائی سکول کے آخری امتحان میں 96 فیصد نمبر لئے۔

2۔ عزیزہ عبیر چوہدری۔ اپنے سکول میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

3۔ عزیزہ رملہ ملہی اپنے سکول میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

4۔ عزیزہ مریم Ogunbiyi اپنے سکول میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

5۔ حنا طاہر۔ سکول کے آخری امتحان میں 95 فیصد نمبر لئے۔

6۔ عزیزہ انیلہ عالمگیر۔ Wisconsin یونیورسٹی سے 3.8 گریڈ کے ساتھ B.Sc کی ڈگری حاصل کی۔

7۔ عزیزہ Nazra وحید۔ Heorge Mason یونیورسٹی سے 3.82 گریڈ کے ساتھ B.Sc کی ڈگری حاصل کی۔

8۔ عزیزہ نادیہ قدیر۔ Canicius کالج سے 3.86 گریڈ کے ساتھ MBA کی ڈگری حاصل کی۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے تحت پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجز سے پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والی درج ذیل طالبات نے بھی حضور انور کے دست مبارک سے سندات حاصل کیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے انہیں گولڈ میڈل پہنائے۔

1۔ عزیزہ قرۃ العین تالپور۔ کراچی یونیورسٹی سے M.Sc میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ 1990ء۔

2۔ عزیزہ وردہ خاں۔ فیصل آباد بورڈ سے F.Sc میں پہلی پوزیشن 2006ء۔

3۔ عزیزہ بینش ملک۔ پنجاب یونیورسٹی سے Mbit میں پہلی پوزیشن 2008ء۔

4۔ عزیزہ حبہ ملک۔ O-Level میں پہلی پوزیشن 2008ء (کیمبرج یونیورسٹی سے)

5۔ عزیزہ خوریہ زاہد۔ سرحد یونیورسٹی سے M.Sc میں پہلی پوزیشن 2002ء

6۔ عزیزہ عاصمہ باجوہ۔ یونیورسٹی آف پنجاب سے ایم بی بی ایس میں تیسری پوزیشن 1993ء۔

حضور انور کا خطاب

اس تعلیمی ایوارڈ کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواتین سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

خدا تعالیٰ کا بے حد فضل ہے کہ چار سال بعد ایک مرتبہ پھر مجھے یہ موقع ملا ہے کہ میں آپ سب سے خطاب کر رہا ہوں۔ آخری مرتبہ جب میں نے آپ سے 2008ء میں خطاب کیا تھا۔ میں نے آپ کی توجہ ایک اہم امر کی طرف دلائی تھی اور میں نے وہ خصوصیات بتائی تھیں جو کہ تمام ...... مردوں اور خواتین کی امتیازی شان ہونی چاہئے اور جن کے بغیر نہ تو ایک شخص فلاح پا سکتا ہے اور نہ ہی اس کا ایمان مکمل ہو سکتا ہے۔ ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق حضرت مسیح موعود جو اس زمانہ کے امام ہیں کی بیعت کرنے والے ہیں جو کہ موعود مہدی بھی تھے اور اس بیعت کی وجہ سے ہمارا ایمان مکمل ہوا ہے۔ ہم نے نہ صرف حضرت مسیح موعود کو بطور مسیح موعود اور امام مہدی کے مانا ہے بلکہ ہم نے انہیں بطور نبی اللہ کے بھی قبول کیا ہے، یعنی خدا تعالیٰ کے نبی کے طور پر۔ یہ نبوت کا مقام ایسا ہے کہ جو ہم نے آپ کو نہیں دیا، بلکہ آنحضرت ﷺ نے خود آنے والے مسیح کے بارے میں بتایا تھا کہ وہ نبی ہوگا۔ قرآن کریم میں ......کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ تمام انبیاء پر ایمان لائیں کیونکہ اسی کی بناء پر انسان کا ایمان مکمل ہوتا ہے اور اپنے نقطہ عروج تک پہنچتا ہے۔

ہم احمدی اس لحاظ سے بالکل منفرد ہیں اور واحد سچے ...... ہیں کیونکہ ہم نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح موعود تک آنے والے تمام انبیاء پر ایمان لانے والے ہیں۔ لیکن کیا محض یہ ایمان لانا ہماری نجات اور فلاح کیلئے کافی ہے۔ اس بات کا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ یقیناً ہماری منفرد حیثیت ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ مبذول کرواتی ہے اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والے نہیں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ گزشتہ جلسہ میں جب میں 2008ء میں یہاں آیا تھا تو میں نے ایک اہم امر کی طرف آپ کو توجہ دلائی تھی۔ اگر آپ کو یاد ہو تو میں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی کہ ہمیشہ اپنے عہدوں کو یاد رکھیں اور انہیں پورا کرنے والی بنیں۔ آپ کو چاہئے کہ اپنی تمام کوششوں کو اسی طرف لگا دیں تا کہ آپ ان ذمہ داریوں کو جو قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ نے آپ پر عائد کی ہیں، بجالائیں۔ اس دور میں حضرت مسیح موعود بار بار آپ کو اپنی انہی ذمہ داریوں اور عہدوں کو پورا کرنے کی طرف بلاتے رہے ہیں اور اسی طرح آپ کے تمام خلفاء بھی۔ یقیناً ایک احمدی جس نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود کی اطاعت کرے گا۔ تو اس نے دراصل بدل وجان اس بات کا عہد کیا ہے کہ وہ اس سلسلہ کی تمام ذمہ داریوں کو ادا کرنے والا بنے گا اور اپنی تمام تر کوششوں کو اپنے عہد پورا کرنے پر لگا دے گا اور اللہ تعالیٰ کے تمام ارشادات پر عمل کرنے والا بنے گا۔

حضرت مسیح موعود کو ماننے کے بعد ہر احمدی مرد اور عورت اس عہد کی تجدید کرتا ہے اور اگر اس عہد کو کرنے کے بعد بھی کوئی مرد یا عورت اس کی پاسداری نہیں کرتا تو پھر وہ نہ تو تقویٰ کی راہ پر گامزن ہے اور نہ ہی اپنے مذہب کی حقیقت کو سمجھنے والا ہے۔ مزید یہ کہ، یہ نہیں ہے کہ اگر ایک شخص اپنا وعدہ توڑتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کو ایسے ہی چھوڑ دے گا بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ **ان العھد کان مسئولا** کہ تمہارے عہدوں سے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ وقت آئے گا کہ جب ہم اپنے رب کے سامنے جواب دہ ہوں گے آیا ہم نے اپنے تمام عہدوں کو پورا کیا ہے؟ اس لئے اگر آپ یہ سمجھتی ہیں کہ عہد توڑنا کوئی بڑی بات نہیں اور یہ کہ اس سے آپ کو نقصان نہیں پہنچے گا تو یقیناً آپ بالکل غلطی پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ کوئی شخص بھی ایسی لاپرواہی کر کے اپنے آپ کو بچا نہیں سکتا بلکہ بالآخر آپ نے اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا ہے چاہے وہ اسی دنیا میں ہو یا آخرت میں۔ ہر شخص اپنے ہر وعدہ کے بارہ میں جواب دہ ہے اور آپ سب یہ بھی یاد رکھیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بات کے بارے میں جواب طلبی کرے تو یہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا اظہار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی دراصل دنیا و عاقبت تباہ کر دینے والی چیز ہے۔ سو یہ ایسی چیز ہے جس میں ہمارے لئے بہت ہی خوف کا مقام ہے اور ہمیشہ پوری کوشش کرنی چاہئے کہ ہم کسی ایسی صورت حال سے اپنے آپ کو بچائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

بیعت کرنے کے بعد ہر احمدی کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں چنانچہ ہر احمدی مرد اور عورت کا یہ فرض ہے کہ اسے اپنا مطمح نظر اور اپنی ذمہ داریاں یاد رہیں جو اس نے ادا کرنی ہیں۔ یہ وہ بات ہے جس کی طرف میں اپنی تقاریر کے ذریعے مسلسل احمدیوں کو یاددہانی کرواتا رہتا ہوں۔ میں نے لجنہ اماء اللہ کو بھی بارہا یاد دلایا ہے کہ ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔

میں یہ بھی واضح کر دوں کہ **آپ کبھی نہ سوچیں کہ میرے الفاظ اور ہدایات کسی ایک جلسے کے حاضرین ہی کیلئے مخصوص ہیں۔** جب میں لجنہ سے خطاب کرتا ہوں، تو یو کے ہو۔ چاہے جرمنی ہو یا دنیا میں کوئی اور جگہ ہو۔ تو آپ کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ میرے الفاظ آپ کیلئے نہیں ہیں۔ **دراصل جو میں کہتا ہوں، جہاں بھی میں کوئی بات کرتا ہوں اس کی مخاطب ہر جماعت اور ہر احمدی ہے۔ ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ میرے سے پہلے خلفاء نے جو بھی احکامات جاری کئے وہ سب احمدیوں کیلئے ہوتے تھے۔** اور ہر احمدی جب خلیفہ وقت کی آواز سنتا ہے یا اس کے احکامات کو پڑھتا ہے تو اسے سمجھنا چاہئے کہ وہی براہ راست اس کا مخاطب ہے۔ الحمدللہ کہ ایم ٹی اے کی بدولت خدا تعالیٰ نے خلیفہ اور دنیا بھر کے احمدیوں میں فاصلہ کم کر دیا ہے۔ گو کہ میں آپ کو ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا مگر آپ سب مجھے دیکھ سکتے ہیں، مجھے سن سکتے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ دنیا میں اوقات مختلف ہونے کی وجہ سے وہ میرے خطاب کو براہ راست نہیں سن سکتے تو انہیں اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ کچھ گھنٹوں بعد ایم ٹی اے پر نشر مکرر کے طور پر میرے خطبے لگائے جاتے ہیں اور پھر ہفتہ میں کئی مرتبہ نشر کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ بھی ایک بہت وسیع ذریعہ ہے جہاں یہ پروگرام چڑھائے جاتے ہیں اور آپ چوبیس گھنٹے میں کسی بھی وقت انہیں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

اب ایم ٹی اے نے ایک اور سہولت مہیا کی ہے جس میں تمام اہم پروگرام رکھے گئے ہیں۔ **اب کسی کے پاس یہ بہانہ نہیں ہے کہ وہ وقت کے فرق کی وجہ سے میرے خطابات سے استفادہ نہیں کرسکتا اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ کام پر ہونے کی وجہ سے میرا خطاب نہیں سن سکیں یا نہیں سن سکے۔** یہ تمام سہولتیں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں جو اس نے جماعت پر کی ہیں جن کے باعث اللہ تعالیٰ نے خلیفہ وقت کو اور جماعت کو قریب کر دیا ہے۔ لیکن اگر کوئی احمدی اب بھی ان سے استفادہ نہیں کرتا تو یہ اس کی اپنی کمزوری ہے اور ایسا شخص اپنے کئے ہوئے عہدوں کو پورا کرنے کیلئے سنجیدہ نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

ایک طرف تو ایک احمدی کو اپنے عہدوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور دوسری طرف بہت استغفار کرنے کی بھی ضرورت ہے جس کا مطلب ہے کہ خلوص دل سے خدا تعالیٰ سے معافی طلب کرنا۔ یہ بات ذہن میں رکھ کر سچا استغفار کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا ہے، سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور یہ جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ سچی توبہ کرنے والے پر رحم کرتا ہے۔ جب اس طرز پر خدا تعالیٰ سے معافی مانگی جائے گی تو نہ صرف اللہ تعالیٰ اس کی غلطیوں کو معاف کرے گا بلکہ یہ بات اس کی روحانی زندگی کی ترقی کا بھی باعث ہوگی۔ اور یہ روحانی ترقی ہی ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اب میں آپ کی توجہ ایک بہت اہم امر کی طرف دلاتا ہوں جو ہر احمدی کیلئے ضروری ہے چاہے وہ عورت ہو یا بچی اسے یہ جاننا چاہئے کہ اس کا ایک اعلیٰ مقام ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ اس مقام کو قائم رکھے۔ ایک احمدی عورت اپنی اس پہچان کو صرف اپنی ذات تک محدود نہ رکھے۔ بلکہ یہ ہونا چاہئے کہ معاشرہ کو بھی اس کا یہ مقام محسوس ہونے لگے اور خاص طور پر آپ سب اپنی بچیوں کو اس بات کی طرف توجہ دلائیں کہ ان کا بطور احمدی خاتون کے کیا مقام ہے۔ یہ ضرور ہے تا کہ آگے نسل در نسل یہ شعور قائم دائم رہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کو مانا ہے تا کہ ہم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے مقصد کو حاصل کرسکیں۔ اگر ہم اس مقام کو سمجھیں گے تو ہم آنے والی نسلوں کی تربیت کی ضمانت دینے والے ہوں گے اور اس طرح ہماری آنے والی نسلوں کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط ہوگا۔

اس اہم معاملہ کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے عورتوں کی توجہ اس طرف دلائی ہے، آپ نے فرمایا۔

اس لئے میں آپ سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ آپ اپنے اس مقام کو سمجھیں، یہ مقام کسی بھی ماضی کے مذہب یا ادارے نے عورت کو نہیں دیا اور نہ ہی کسی شخص نے انفرادی طور پر یہ مقام دیا ہے۔ (دین) نے عورت کو یہ صلاحیت دی ہے کہ وہ انسان کے جنت میں جانے کی ضمانت بن جائے۔ یہ کیا ہی اعلیٰ اور منفرد مقام ہے جو کہ (دین) نے عورت کو دیا ہے۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا جنت کا حصول اتنا آسان ہے کہ ماں کے قدموں سے جنت مل جائے، کیا عورت کو جنت کی کنجی بنا دیا گیا ہے؟ تو اس کا جواب ہے کہ یقیناً ہر عورت جنت کی کنجی نہیں اور نہ ہی ہر عورت اس چیز کی ضمانت دے سکتی ہے کہ انسان جنت میں جائے۔ یقیناً وہ عورتیں جن کا ہر عمل اور ہر حرکت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کے تابع ہوتی ہیں، ایسی عورتیں ہی جنت میں داخل ہونے کی ضامن ہو سکتی ہیں۔ یہ وہ عورتیں ہیں جو ہمیشہ اس سلسلہ میں فکرمند رہتی ہیں کہ ان کے بچوں کی اچھی تربیت کے سامان ہوں۔ جو یہ چاہتی ہیں کہ جیسے ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہے اسی طرح ان کی اولاد کا بھی خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہو۔ ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق ایک زندہ تعلق ہوتا ہے جو کہ روحانی زندگی کا ذریعہ ہے۔ وہ لوگ جو اس روحانی مقصد کو حاصل کرتے ہیں وہ بہت ہی خوش قسمت ہیں کیونکہ دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں جو ان پر غالب آسکے۔ ایسے لوگ کسی بھی قوم یا معاشرہ کا منفی اثر نہیں لے سکتے اور نہ ہی کسی قسم کی دنیاداری کی غلط رسموں میں پڑ سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا کی جائز نعمتوں سے استفادہ کرنے کی اجازت دی ہے لیکن ان کا حصول کبھی بھی ہمارا واحد مقصد نہیں ہوسکتا۔ مومن مرد، عورتیں اور بچے یقیناً دنیا کی ظاہری چکا چوند سے مغلوب ہونے والے نہیں ہوتے۔ آپ میں سے کتنے ہیں جو یہ بات یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ ایسی پرہیزگار زندگی گزار رہے ہیں، آپ میں سے کتنے ہیں جو ایمانداری سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو بچانے کیلئے اپنے دین کو تمام دنیاوی معاملات پر فوقیت دیتے ہیں۔ آپ میں سے کتنے ہیں جو اس مقصد کیلئے حقیقی کوشش کر رہے ہیں؟ سچائی تو یہ ہے کہ اس کا درست جواب صرف آپ ہی جانتے ہیں۔ اپنی ذات کا محاسبہ، اگر صحیح معنوں میں کیا جائے تو اس سے بہتر کوئی تشخیص نہیں ہوسکتی۔ جماعتی رپورٹیں اور لجنہ کی رپورٹیں تو ثانوی چیزیں ہیں، دراصل یہ اپنا محاسبہ ہے جو سب سے اہم ہے اور رات دن جو آپ اعمال کرتے ہیں وہ خود بتا دیں گے کہ آپ کا حقیقی روحانی مقام کیا ہے؟

اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ

چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا،

کتنے ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کے دن اور رات اسی انداز میں گزرتے ہیں۔ جیسا میں نے ابھی کہا کہ صحیح محاسبہ تبھی ہوسکتا ہے اگر ہر شخص اپنا محاسبہ خود کرے۔ نہ تو صدر لجنہ یا کوئی اور جماعتی عہدیدار کسی اور کا صحیح انداز میں محاسبہ کرسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

احمدی مرد جو میری یہ باتیں سن رہے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ میں صرف عورتوں سے یہ باتیں کر رہا ہوں۔ **یہ باتیں مردوں کیلئے اتنی ہی ضروری ہیں جس قدر عورتوں کیلئے ضروری ہیں۔ حقیقت میں تو مردوں کیلئے یہ اور بھی ضروری ہے کیونکہ وہ گھر کا نگران ہے اور اس نے دوسروں کیلئے بھی نمونہ بننا ہے۔** میں یہ بھی واضح کردوں کہ ذیلی تنظیموں کی یا جماعت کی کسی احمدی مرد یا عورت کے بارے میں رپورٹ صرف یاددہانی کے طور پر ہوتی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ ہر احمدی جو نظام کا احترام کرتا ہے وہ یہی چاہتا ہے کہ اس کی کوئی بھی کمزوری کبھی بھی ظاہر نہ ہو اور وہ اس یاددہانی پر اپنے آپ میں مثبت تبدیلی لانے کی کوشش کرے۔ **جماعت کی طرف سے جو رپورٹس وغیرہ تیار ہوتی ہیں وہ صرف بنیادی سطح پر تیار کی جاتی ہیں اور کبھی بھی محاسبہ نفس کا متبادل نہیں ہوسکتیں۔** یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے یہ نہیں کہا کہ انسان کی نیکی اندازہ کرنے کیلئے دوسرے کی گواہی یا صدر لجنہ کی گواہی دیکھی جائے گی۔ بلکہ آپ نے یہ تعلیم دی کہ ہر رات اور دن انسان کے اخلاق کی گواہی دیتے ہیں۔ دیگر الفاظ میں حضرت مسیح موعود نے یہ تعلیم دی ہے کہ دراصل یہ ان فرشتوں کی گواہی ہے جو ہر وقت ہمارے تمام اعمال دیکھ رہے ہیں اور ہمارے اچھے اور برے اعمال کا ایک رجسٹر تیار کررہے ہیں، جس پر آخرکار ہمیں پرکھا جائے گا۔ جب یہ رجسٹر اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا تو اسے خوبصورت اعمال سے بھرا ہونا چاہئے جو کہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنیں۔ لوگ ہر قسم کے اعمال کرتے ہیں جو کہ ظاہری طور پر لوگوں کے دکھاوے کیلئے کچھ پیش کر رہے ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں کچھ اور ہوتے ہیں۔ جبکہ ...... مرد وخواتین اپنی ذمہ داریاں تبھی پوری کرنے والے ہوں گے جب ان کے دل میں وہی ہو جو وہ ظاہر کررہے ہوتے ہیں اور جہاں ان کے ہر عمل کا مقصد محض اور محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہو۔ قرآن ہی ہو جسے ہم اپنی زندگیوں میں ہدایت کا رستہ بنانے والے ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے بارہا ...... کو نصیحت کی ہے کہ وہ اس ہدایت کے سرچشمہ کو پکڑیں اور تمام ...... نے یہ عہد کیا ہے قرآن کریم ہی ان کیلئے مکمل ہدایت ہے اور تمام ...... نے یہ عہد کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے تمام احکامات و ارشادات ان کے لئے ضابطہ اخلاق ہیں، جن کی حکمرانی ان کی زندگیوں پر ہمیشہ قائم رہے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

ہم یہ کہیں لکھا ہوا نہ پائیں گے اور نہ ہی سنیں گے کہ قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی بعض باتوں پر عمل کرنا چاہئے اور صرف انہی کی زندگی کا حصہ بنانا چاہئے۔ بلکہ قرآن کریم کے اور آنحضرت ﷺ کے ہر حکم پر عمل کرنا ہم پر فرض ہے اور ہمیں تمام تر کوششیں اسی میں لگانی چاہئیں کہ ہمارے تمام عمل خدا تعالیٰ کو خوش کرنے والے ہوں اور ہم مکمل طور پر آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر عمل پیرا ہوں۔ اگر آپ آنحضرت ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ملے گا جہاں آنحضرت ﷺ نے اپنے متبعین میں اس بات کی ضرورت اجاگر نہ کی ہو کہ وہ خالق اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کے حقوق کا تعلق ہے تو سب سے زیادہ اہمیت نماز کو حاصل ہے۔ آنحضرت ﷺ نے نماز کو آنکھوں کی ٹھنڈک کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کا مقدس اسوہ سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آنکھوں کیلئے ایسی ہی ٹھنڈک کی تلاش کرنی چاہئے اور ایسی نماز جو تیزی تیزی سے پڑھی جائے وہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک نہیں بن سکتی یا جو بغیر سمجھے ظاہری طور پر نماز پڑھی جارہی ہو۔ بلکہ صرف وہی نمازیں جو مکمل توجہ کے ساتھ، خوبصورتی سے پڑھی جائیں جس کا ایک ایک عمل، ایک ایک حرکت اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور محبت میں ڈوبی ہوئی ہو، ایسی نماز ہی ہے جو ہماری خوشی، تسلی اور آنکھوں کی ٹھنڈک بن سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں ایک دعا ہے جو ہم بچوں کیلئے کرتے ہیں، وہ یہ ہے کہ اے اللہ انہیں ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا۔ ایک مومن کیلئے اس کے بچے تب آنکھوں کی ٹھنڈک بنتے ہیں جب وہ تقویٰ کی راہ پر قدم مارنے والے ہوں، صحت مند ہوں، اطاعت گزار اور والدین کی خدمت کرنے والے ہوں۔ اس لئے جب ایک شخص خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ میری اولاد نیک بنا، سچا بنا اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا تو آنحضرت ﷺ کے ہی اسوہ کی روشنی میں اسے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک تلاش کرنی چاہئے اور یہ ٹھنڈک صرف اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کر کے اور نماز ہی کے ذریعے حاصل ہوسکتی ہے۔ اگر ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے بچوں کو اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بھی بنائے گا اور ان کیلئے خوشی اور مسرت کا باعث بنائے گا۔ اس لئے بچوں کی تربیت کیلئے ضروری ہے کہ عورتیں اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور نماز کی ادائیگی کا اعلیٰ ترین معیار حاصل کریں۔ احمدی گھرانوں میں ہر وقت ذکر الٰہی ہوتا ہو، ہر وقت وہ خدا تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

جیسا کہ میں اپنے گزشتہ دو خطبات میں کہہ چکا ہوں کہ خاندان کی آؤٹنگ یا باہر جانے کے تفریحی پروگرام وغیرہ قطعاً نماز کی راہ میں رکاوٹ بننے والے نہیں ہونے چاہئیں۔ یقیناً یہ صرف عورتیں نہیں، تمام مردوں کو بھی اپنی مکمل توجہ اس طرف مبذول کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق احسن رنگ میں ادا کرنے والے ہوں، اگر ہم مکمل توجہ سے نمازیں پڑھنے والے ہوں گے، نماز کا حق ادا کرنے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ آپ کی اولاد بھی آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گی۔ نماز کی اہمیت کے بارے میں سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ **حافظوا علی الصلوات** ......یعنی اپنی نمازوں کی حفاظت کرو خاص طور پر صلوٰۃ وسطیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے فرمانبرداری سے کھڑے ہو جاؤ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر حال میں اپنی نمازوں کی طرف توجہ کرو اور ان کی حفاظت کرو اور خاص طور اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ نماز جو دن کی مصروفیات کے درمیان میں آئے اس کی حفاظت کرو۔ اس لئے ہمیں یاد کرایا جاتا ہے کہ جب تمام دنیاوی خواہشات پس پشت ڈال کر نمازیں ادا کریں گے تب ہی ہم اللہ تعالیٰ کی حقیقی برکات سمیٹنے والے ہوں گے۔ تب ہمیں معلوم ہوگا کہ نیکی اور تقویٰ ہماری نسلوں میں بھی پیدا ہو چکا ہے۔ جب یہ باتیں پیدا ہوں گی تب جا کر ہم اپنے اس عہد کو پورا کرنے والے ہوں گے کہ ہم ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ اس طور پر انسان پر احسان کرتا ہے کہ وہ اس کی نیکیوں کی جزا بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ لہٰذا جب آپ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گی، اپنے خاوندوں اور بچوں کو نماز کی طرف راغب کریں گی، تو یقیناً پھر نماز آپ کی حفاظت کرے گی اور ہر قسم کی غلط بات اور برائی سے روکے گی۔ سورۂ عنکبوت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء و المنکر** کہ نماز بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے روکنے والی ہے۔ اس طرح نماز کو وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کرنا دراصل ہمیں برے کاموں سے روکتا ہے۔ اور یہ روحانی حفاظتی دیوار محض ہماری ذات تک محدود نہیں بلکہ تمام گھرانا اس سے حفاظت حاصل کرتا ہے اور محفوظ ہو جاتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حقیقی معنوں میں حق ادا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کا دوست ہو جاتا ہے اور ان سے خوش ہوتا ہے۔

عبادت کا حقیقی حق ادا کرنے اور اصل نماز ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کیا جائے اور اس میں خوشی، مسرت اور آسانی کا وقت بھی ہو۔ بشاشت کے وقت میں بھی تسلسل سے نماز کو احسن رنگ میں اور خوش اسلوبی سے ادا کرے۔ یہ نہ ہو کہ جب ہمارے حالات خراب ہوں تو ہم جائے نماز پر کھڑے ہو جائیں اور خدا کو مدد کیلئے پکاریں اور جب حالات بہتر ہوں تو ہم ہم خدا تعالیٰ کو بھول جائیں۔ جب خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ **حافظوا** تو اس کا مطلب ہے کہ دوسرے مذاہب کی طرح یکطرفہ معاملہ نہیں ہے چنانچہ جب انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے خوش ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی اس خوشنودی کا اظہار اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی مختلف انعام و اکرام کے ذریعے ہوتا ہے۔ ایک انسان کیلئے اس دنیا میں اس سے بڑھ کر کیا نعمت ہوگی کہ اس کی اولاد اس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ نمازوں کی حفاظت صرف مردوں ہی کی ذمہ داری ہے اور اس وجہ سے بعض اوقات عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ اگر ان کی نمازوں میں کوئی کمزوری آ جائے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ یقیناً مردوں کو چاہئے کہ وہ نمازوں کی ادائیگی میں عورتوں سے ایک قدم آگے ہوں اور انہیں پانچوں نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن عورتوں کی نمازوں کی حفاظت بھی اسی قدر ضروری ہے جتنی مردوں کیلئے۔ کیونکہ عورتیں ہی دراصل اولاد کی تربیت کا سامان مہیا کرتی ہیں اس لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ وہ اپنی نمازوں کی طرف توجہ کریں۔ جو عورت اپنی نماز کی حفاظت کرتی ہے وہ یقیناً اپنے بچوں کے جنت میں داخل ہونے کی ضمانت مہیا کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

میں اب آپ کی توجہ ایک اور اہم بات کی طرف دلاؤں گا۔ اس بات کی طرف توجہ دلانے کی اس معاشرے میں بہت ضرورت ہے کیونکہ اس معاشرے میں مخالفین کی جانب سے...... کی اس بنیادی تعلیم پر بہت سے سوال اٹھائے جارہے ہیں۔ بدقسمتی سے ہماری بہت سی بچیاں اور عورتیں بعض اوقات معاشرے کی اس گراوٹ کا حصہ بن جاتی ہیں اور احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہیں اور جو پردے کا حکم ہے اس کی بعض اوقات مکمل طور پر اطاعت نہیں کرتیں یا جو اہمیت اسے دینی چاہئے وہ نہیں دیتیں۔ ایک احمدی عورت اگر...... تعلیم کے عائد کردہ فرائض ادا کرنے والی نہیں ہوتی تو یقیناً وہ

اپنے ایمان کو گنوانے والی اور اپنے اس عہد کو توڑنے والی ہے جو اس نے بیعت کر کے کیا ہے۔ آپ سب کو اس بات کا اندازہ ہونا چاہئے کہ وہ لوگ جو معاشرے میں انقلاب پیدا کرنے والے ہوتے ہیں انہیں حقیقی تبدیلی لانے کیلئے یقیناً بہت سی مشکلات اور مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ لوگ جو معاشرہ میں کسی بھی تبدیلی کو روکنا چاہتے ہیں وہ ایسے انقلابی لوگوں کی شدید مخالفت کرتے ہیں۔ اس ردعمل کا جواب بڑے جذبہ کے ساتھ اور بڑے جوش کے ساتھ اور مثبت عمل کے ساتھ انسان کو دینا چاہئے اور معاشرہ میں ایک مثبت تبدیلی لانے کیلئے کوشش جاری رکھنی چاہئے۔ اور اگر وہ اپنی ان قربانیوں کے فوری طور پر پھل نہیں دیکھ پاتیں تو آپ کے بچے اس کے پھل کھائیں گے اور وہ معاشرہ پائیں گے جن کیلئے ان کے والدین اور آباء نے مقدس قربانیاں دیں۔ ایک دنیادار شخص ہوسکتا ہے کہ مکمل طور پر مادیت پرستی چھوڑنے کیلئے تیار نہ ہو اور اپنی اس راہ پر قائم رہے جس سے نہ صرف اسے نقصان ہے بلکہ وسیع پیمانہ پر معاشرے کا بھی نقصان ہے۔ تاہم ایک احمدی جو یہ وعدہ کرتا ہے کہ اپنے دین کو دنیا پر ترجیح دیتا ہے اس کا کوئی بھی عمل ضد اور ڈھٹائی پر مبنی نہیں ہوتا بلکہ اس کا ہر عمل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہوتا ہے۔ یا کم از کم ایسا ہونا چاہئے۔ ایک احمدی میں جب یہ بات راسخ ہوگی تو وہ اپنے ایمان کا اظہار مکمل خود اعتمادی اور بغیر کسی قسم کی احساس کمتری کے دنیا کے سامنے کر سکے گا۔ ایک احمدی جو کوئی بھی عمل کرتا ہے وہ صرف اس لئے نہیں ہوتا کہ وہ دنیا کو کسی نقصان سے بچائے بلکہ اس کا ہر عمل دنیا میں ایک پاک اور مثبت تبدیلی لانے کیلئے ہوتا ہے جس کا معاشرہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ آجکل کے معاشرے کو بدلنے کیلئے، آنے والے نسلوں کیلئے ایک اچھے معاشرے کے قیام کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہم وہ عمل کریں جو اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں جذب کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اس یاددہانی کے بعد اب میں ...... کی اس تعلیم کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گا جس کا ایک مومنہ عورت کے وقار سے تعلق ہے۔ یعنی پردہ کا حکم۔

پردے کا حکم صرف 1400 سال قبل کی خواتین کے کیلئے نہیں آیا تھا، یا صرف ایشیا یا تیسری دنیا کی خواتین کیلئے نہیں تھا۔ بلکہ پردہ ہر مسلمان عورت پر فرض کیا گیا ہے۔ چاہے وہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں رہنے والی ہو یا کسی بھی زمانے سے تعلق رکھتی ہو۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۂ نور آیت 32 میں فرماتا ہے۔ وقل للمومنٰت یغضضن ......

''اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو اس میں سے از خود ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔ اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں کیلئے یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں کیلئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کیلئے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی عورتوں یا اپنے زیرنگیں مردوں کیلئے یا مردوں میں ایسے خادموں کیلئے جو کوئی (جنسی) حاجت نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کیلئے جو عورتوں کی پردہ دار جگہوں سے بے خبر ہیں۔ اور وہ اپنے پاؤں اس طرح نہ ماریں کہ (لوگوں پر) وہ ظاہر کر دیا جائے جو (عورتیں عموماً) اپنی زینت میں سے چھپاتی ہیں اور اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

اگر آپ سمجھتی ہیں کہ آپ ان مومنات میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات اور آنحضرت ﷺ کے احکامات پر عمل کرنے کا عہد کرتی ہیں اور امام الزماں حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے والی ہیں تو پھر یہ تعلیم آپ کیلئے اتنی ہی اہم ہے جتنی کہ یہ آنحضرت ﷺ کے دور کی خواتین کیلئے تھی۔ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں یہ حکم تمام ...... خواتین کیلئے ہے چاہے وہ کسی بھی خطہ ارض کی رہنے والی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

میں یہ بھی واضح کردوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان احکامات سے قبل مردوں کو بھی یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھیں اور مرد عورتوں کو کسی بھی طور بری نظر سے نہ دیکھیں۔ اس لئے ...... نے کوئی ناانصافی نہیں کی اور نہ ہی طرفداری کی ہے۔

اسی طرح یہ بھی واضح ہو کہ...... یہ نہیں کہتا کہ عورتیں صرف گھر کی چاردیواری میں محصور ہو کر رہ جائیں اگر ایسا ہوتا تو آنحضرت ﷺ کیوں کہتے کہ آدھا ایمان عائشہ رضی اللہ عنہا سے سیکھو اور لوگ سیکھا بھی کرتے تھے۔ یہ روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بعض اوقات ایسی مجالس سے بھی خطاب فرمایا کرتی تھیں جن میں مرد بھی بیٹھا کرتے تھے تا کہ ان سے اسلام سیکھا جائے۔ پھر جنگوں میں بھی عورتوں نے بڑے وقار اور بڑے جذبہ کے ساتھ اپنے فرائض کو نبھایا اور مختلف کام سرانجام دیئے۔ بعض خواتین کو جنگوں میں مرہم پٹی اور بعض دیگر خدمات سونپی گئیں۔ بعض خواتین نے تو جنگوں میں باقاعدہ لڑائی میں بھی حصہ لیا۔ حضرت عمارہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ایک جنگ میں انہوں نے ایسی زبردست جنگی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا کہ مرد بھی ان کی بہادری پر حیران ہو کر رہ گئے۔ صرف آنحضرت ﷺ کو اس بات کا علم ہوا کہ یہ حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا ہیں جبکہ بعض دیگر مرد اس حیرانی میں یہ نظارہ دیکھ رہے تھے کہ گویا کوئی جوان لڑکا جنگ لڑ رہا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو اس طرح ڈھانپا ہوا تھا کہ احساس بھی نہ ہوتا تھا کہ کوئی عورت لڑ رہی ہے۔ اسی طرح ایک اور جنگ کے موقع پر حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے آنحضور ﷺ کو بچاتے ہوئے بہادری کے عظیم جوہر دکھائے اور بعض زخم ایسے کھائے کہ کوئی باہمت مرد بھی شاید ان زخموں کی تاب نہ لا سکتا۔ اپنی اس اولوالعزمی کے نتیجہ میں آپ رضی اللہ عنہا کو آنحضرت ﷺ کے تعریفی کلمات اور خوشنودی حاصل ہوئی۔

اس لئے آپ سب یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے جو احکامات قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں، ان پر عمل کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ کیا آپ چاہتی ہیں کہ حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا جیسا مقام حاصل کریں۔ اگر آپ یہ سمجھتی ہیں کہ ویسے ہی بیٹھے بیٹھے آپ اس مقام کو حاصل کرسکتی ہیں تو یہ آپ کی غلطی ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے آپ کو ہر حال میں اپنی ذاتی خواہشات کو پس پشت ڈالنا ہوگا۔ اس احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا کہ لوگ آپ کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ کس قسم کے طنز اور مزاح سے آپ کے وقار کو کوئی فرق نہیں پڑنا چاہئے۔ اپنی زندگیوں کو قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں ڈھالیں صرف تب جا کر آپ حقیقی مومنہ عورت کہلا سکتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

آج آپ ثابت کردیں کہ آپ صرف جلسہ میں ہونے کی وجہ سے پردہ نہیں کر رہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کیلئے پردہ کر رہی ہیں۔ آپ ثابت کردیں کہ آپ صرف لجنہ یا جماعتی کاموں کیلئے حجاب اور باوقار لباس نہیں پہنتیں۔ آج آپ اس عہد کی تجدید کریں کہ کوئی بھی دنیاوی خواہشات آپ کو اپنے پردہ سے دور نہیں کر سکتیں۔ جو بھی تنگی اور سختی جھیلنی پڑے یا آپ کو لوگوں کی طرف سے مذاق کا نشانہ بنایا جائے آپ قطعاً اس کی پرواہ نہ کریں گی۔ بلکہ آپ نے یہ عہد کرنا ہے کہ آپ یہ سب صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کر رہی ہیں اور اس راہ میں آپ دنیا کی کسی بھی چکاچوند اور مادیت سے ہرگز مرعوب نہیں ہوں گی۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ پردہ اور مذہبی لباس آپ کے وقار اور شرم و حیا کا حصہ ہے اور اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک مومنہ عورت کو اس کی پابندی کرنے کا حکم دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

مجھے بعض اوقات شکایات اور رپورٹیں ملتی ہیں کہ بعض عورتیں اپنے سروں کو اجلاسات کے موقع پر تو ڈھانپتی ہیں لیکن جب کسی شاپنگ مال جاتی ہیں بڑے تنگ اور فٹنگ والے کپڑے پہنتی ہیں، جینز پہنتی ہیں یا ایسی قمیصیں جو کہ بمشکل ان کی کمر تک آ رہی ہوتی ہیں۔ یاد رکھیں کہ ایسا پردہ اور ایسی بے حیائی آپ کا مذہب سے مذاق ہے۔ بہت سے مواقع پر میں نے احمدیوں کو توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف چہرے کے پردہ کا حکم نہیں دیا بلکہ تمام جسم کے پردہ کا حکم دیا ہے۔ یہ بھی قرآن کریم کی اس آیت سے ثابت ہے جو میں نے پیش کی ہے۔ پس جب آپ اپنے گھر سے باہر جائیں تو یہ ضروری ہے کہ آپ کھلا اوورکوٹ پہنیں یا لمبی شال لیں اور یہ شال بھی پورے جسم کو ڈھانپتی ہو۔ حتیٰ کہ اس برقعہ کوٹ کے نیچے بھی آپ ٹی شرٹ یا چھوٹی سکرٹ نہ پہنیں۔ اگر آپ ایسا نہ کریں تو نہ صرف یہ پردہ کی خلاف ورزی ہے بلکہ اس سے آپ کی بے حیائی کا بھی اظہار ہو رہا ہوگا اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا کہ ہر مذہب کی ایک خاص پہچان ہوتی ہے اور ...... کی پہچان حیاء ہے۔ ایسے افراد پر لعنت بھیجی گئی ہے جو پاکدامنی اختیار نہیں کرتے۔ لہٰذا اپنے ایمان کی حفاظت کرنے کیلئے اور ...... کی اصل تصویر پیش کرنے کیلئے آپ کو ہر صورت میں اپنے لباس میں ہر قسم کی کمی کو دور کرنا ہوگا اور ہر صورت اپنی عفت کی حفاظت کرنی ہوگی کیونکہ ایسا کرنے سے آپ کا ایمان محفوظ ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بہت ہی معمولی معیار کا پردہ آپ سے صرف اس بات کا تقاضا کرتا ہو کہ آپ صرف اپنے بال اور ٹھوڑی ڈھانپیں۔ تاہم اگر آپ نے اس قسم کا پردہ کرنا ہے تو پھر میک اپ نہیں کرنا چاہئے۔ ......عورتوں کو کام کرنے سے نہیں روکتا، لیکن ایسے کام کی اجازت نہیں ہے جس میں نامناسب لباس پہن کر ایک ...... عورت کے وقار کا سمجھوتہ ہوتا ہو۔ یقیناً دنیا بھر میں ایسی احمدی عورتیں ہیں جو ڈاکٹر ہیں، ٹیچر ہیں، انجینئر ہیں، سائنسدان ہیں اور دیگر بہت سے ایسے پروفیشن اپنائے ہوئے ہیں، لیکن یہ تمام کام کرتے ہوئے بھی یہ خواتین اپنی عفت کا اعلیٰ معیار اور پردہ کو برقرار رکھے ہوئی ہیں۔

(جاری ہے)

بقیہ از صفحہ 2 (رمضان کا مقدس مہینہ آ گیا)

رمضان کو مبارک مہینہ فرمایا ہے۔ مبارک کا لفظ برکۃ سے ہے جس کا معنی ہے ایسا تالاب جس میں اردگرد سے بارش کا پانی بہہ کر جمع ہو جاتا ہے۔ رمضان کے مبارک ہونے کا مطلب یہ ہوا کہ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں ہر طرح کی نیکیاں جمع ہوگئی ہیں۔ فرض عبادات، نفل عبادات، تہجد وغیرہ پر زور ہے۔ روزہ رکھنا بھی اس میں شامل ہے۔ غربا پروری بھی اس میں خصوصیت سے آتی ہے غرض تمام حقوق اللہ اور حقوق العباد اس مبارک ماہ میں جمع ہیں۔

بخاری کتاب الصوم میں ایک حدیث مروی ہے جو قابل توجہ ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی خُلوف (بدبو) خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

یہاں بدبو کے لئے خُلوف کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ بدبو دو قسم کی ہے جو منہ سے آتی ہے۔ ایک وہ بدبو جو خوراک کے ذرات منہ میں اور دانتوں کے درمیان کھانے کے بعد رہ جاتے ہیں اگر مسواک یا ٹوتھ برش سے بروقت انہیں صاف نہ کیا جائے تو ان میں سڑاند پیدا ہو جاتی ہے اور منہ سے بدبو آتی ہے۔ حدیث میں ہرگز یہ بدبو مراد نہیں کیونکہ دین حق تو صفائی کی بے حد تلقین کرتا ہے۔ خود آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: اِستاکُوا اِستاکُوا۔ لَا تَاْتُونِی قُلحًا (کنز العمال) یعنی مسواک کرو، مسواک کرو، میرے پاس پیلے پیلے میلے دانت لے کر نہ آؤ۔ پھر آپ ﷺ نے خاص روزے دار کے متعلق فرمایا: ''روزہ دار کے بہترین خصائل میں سے مسواک کرنا بھی ہے'' (ابن ماجہ) آنحضور ﷺ دن میں متعدد بار مسواک فرماتے تھے۔ روزہ کی حالت میں بھی نبی اکرم ﷺ کو بہت دفعہ مسواک کرتے دیکھا گیا۔

آج کل مسواک کا بدل ٹوتھ برش مع پیسٹ ہے۔ مسواک یا ٹوتھ برش کے ساتھ منہ اور دانتوں کی صفائی سے روزہ متاثر نہیں ہوتا۔ بعض سمجھتے ہیں کہ ٹوتھ پیسٹ کا ذائقہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لیکن مسواک کا بھی تو ذائقہ ہوتا ہے۔ کیکر کی مسواک کا ایک ذائقہ ہے۔ پھلاہی کی مسواک کا ایک اور ذائقہ ہے۔ نیم کی مسواک کا اپنا ذائقہ ہے۔ جب اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو ٹوتھ پیسٹ سے کیوں ٹوٹنے لگا!

دوسری قسم کی بدبو جو منہ سے آتی ہے وہ کسی صفائی کی کمی کی وجہ سے نہیں۔ خُلوف کے معانی میں سے ایک معنیٰ جو لغت میں لکھا ہے وہ ہے: تَغَیُّرُ طَعمِ الفَمِ لِتَأَخُّرِ الطَّعَامِ (لسان العرب) یعنی خُلوف کا مطلب ہے کھانے میں تاخیر کی وجہ سے منہ کا ذائقہ بدل جانا۔ جب منہ کا ذائقہ بدلتا ہے تو خاص قسم کی بو بھی پیدا ہوتی ہے۔ ایک غیر مسلم Arnold Ehert اپنی کتاب Rational Fasting میں لکھتا ہے:۔

Each healthy or sick person deposits on the tongue a stinking mucus as soon as he reduces his food or fasts. This occurs also on the mucus membrance of the stomach of which tongue is an exact copy.(p. 7)

یعنی ہر صحت مند اور مریض آدمی جب اپنی خوراک میں کمی کرتا ہے یا روزہ رکھتا ہے تو اس کی زبان پر ایک بدبودار لیسدار مادہ پیدا ہوتا ہے۔ اور معدے کی لیسدار جھلی پر بھی یہی عمل ہوتا ہے۔ اور زبان اس کی ہو بہو نقل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صفائی کے فقدان کی وجہ سے نہیں بلکہ محض کھانا پینا چھوڑ دینے سے زبان اور معدے میں یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس سے زبان اور معدے سے بدبو اٹھتی ہے۔ زبان سے اٹھنے والی بدبو کا علاج تو باقاعدگی سے کئی بار مسواک کرنا یا ٹوتھ برش کرنا ہے۔ لیکن معدے سے اٹھنے والی بدبو کا علاج ممکن نہیں کیونکہ معدہ میں مسواک نہیں کی جاسکتی۔ تو یہ وہ بدبو (خُلوف) ہے جو حدیث شریف میں مذکور ہے۔ اور یہ روزہ رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ کو یہ پیاری ہے کیونکہ محض خدا کی خاطر روزہ رکھنے پر بندے کی یہ حالت ہوتی ہے۔ دیکھیں، اگر کسی کا بچہ گندے نالے میں گر جائے اور کوئی شخص فوراً اُس میں کود کر بچے کو بچالے تو اُس شخص کے گند سے آلودہ کپڑوں کی بدبو بچے کی ماں کے لئے ذرا بھی ناگوار نہ ہوگی کیونکہ اس کا بچہ بچاتے ہوئے یہ حالت پیدا ہوئی۔

رمضان کا لفظ رمض سے مشتق ہے جس کا مطلب ہے جلا دینے والی شدید حرارت۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: ''اس ماہ کا نام رمضان اس لئے رکھا گیا ہے کہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔'' (کنز العمال) مومن جو روزہ کی تمام شرائط پوری کرتے ہوئے رمضان گزارتا ہے اُس کے گناہ جل کر خاکستر ہو جاتے ہیں۔

رمضان کا لفظ رمض النصل سے بھی مشتق ہوسکتا ہے۔ رمض النصل کا مطلب ہے۔ برچھی کو دو ملائم پتھروں کے درمیان رکھ کر خوب کوٹنا یہاں تک کہ وہ تیز ہو جائے (المنجد)۔ سحری اور افطاری دو نرم پتھروں سے مشابہ ہیں کیونکہ ان اوقات میں کھانے پینے کی اجازت ہے۔ ان دو اوقات کے درمیان بھوک اور پیاس کی شدت کی وجہ سے نفس خوب کوٹا جاتا ہے۔ جس سے اس کی روحانیت تیز ہو جاتی ہے۔

رمض الطائر سے بھی رمضان کا اشتقاق ہو سکتا ہے۔ رمض الطائر کا مطلب ہے شدت پیاس سے پرندے کا معدہ جلنے لگا (المنجد)۔ اس حالت میں پرندہ دیوانہ وار ادھر اُدھر اُڑتا پھرتا ہے تاکہ کہیں سے پانی ملے اور وہ اپنی پیاس دور کرے۔ سو رمضان میں مومن (جو روحانی پرندہ ہے) محبت الٰہی کی شدید پیاس کی وجہ سے دیوانہ وار خدا کی محبت کا پانی تلاش کرنے کے لئے کھانا پینا بھی چھوڑ دیتا ہے۔ دیگر اعمال صالحہ کی طرف پوری توجہ کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی محبت کے پانی سے سیراب کر دیتا ہے۔

اعتکاف

رمضان کے آخری عشرہ میں آنحضرت ﷺ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ہر سال اس مقدس ماہ کے آخری عشرہ میں مومنین اعتکاف کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ بیس رمضان کی نماز فجر کے بعد معتکف میں داخل ہو جاتے تھے۔ اعتکاف کے دوران قضائے حاجت اور غسل کے لئے باہر جانے کی اجازت ہے۔ دیگر اشغال کے لئے بالعموم اجازت نہیں۔ اعتکاف میں اکثر وقت عبادت، تلاوت قرآن، قرآن کریم کے مطالب پر غور اور دعاؤں میں مشغول رہنا چاہئے۔ دن یا رات کو سونے کی اجازت ہے۔ مگر معتد بہ وقت عبادات میں گزارنا چاہئے۔

لیلۃ القدر

ایک بار آنحضرت ﷺ نے رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف فرمایا۔ جب دوسرا عشرہ ختم ہوا تو رسول اکرم ﷺ باہر تشریف لائے اور خطاب فرمایا کہ جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف میں تھے وہ اعتکاف ختم نہ کریں بلکہ آخری عشرہ میں بھی اعتکاف جاری رکھیں۔ کیونکہ مجھ پر کھلا ہے کہ آخری عشرہ میں اعتکاف کروں۔ فرمایا میں نے لیلۃ القدر دیکھی مگر اُسے بھول گیا۔ پس تم اُسے آخری عشرہ کی وتر راتوں میں تلاش کرو۔ اور فرمایا میں نے دیکھا کہ پانی اور گیلی مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ حضرت ابوسعید خدریؓ بیان فرماتے ہیں کہ اُسی اکیسوں رات بارش ہوئی اور مسجد کی چھت ٹپک پڑی تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک پر پانی اور گیلی مٹی لگی تھی۔ (مسلم کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر) اس کے بعد سے رسول اکرم ﷺ آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ آخری عشرہ کی وتر راتوں سے مراد رمضان کی 21ویں، 23ویں، 25ویں، 27ویں اور 29ویں رات ہے۔ ان میں سے کسی ایک میں لیلۃ القدر ہوسکتی ہے۔ اس میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ اگر میں لیلۃ القدر کو پاؤں تو کیا دعا کروں؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا یوں دعا کرو: اے اللہ تو بہت معاف فرمانے والا ہے اور معاف کرنا پسند کرتا ہے۔ پس مجھے معاف فرما دے (ترمذی)

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان پوری شرائط کے ساتھ گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس مقدس مہینے کی برکات سے نوازے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم قریشی خالد ندیم صاحب کارکن گلشن احمد نرسری تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دوست مکرم محمد اکرم خان صاحب باب الابواب ربوہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نکاح و شادی

مکرم قریشی خالد ندیم صاحب کارکن گلشن احمد نرسری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم صباح الدین احمد قریشی صاحب ابن مکرم امان اللہ قریشی صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ سیالکوٹ شہر کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ شہرین صدیق صاحبہ بنت مکرم محمد نعیم قریشی صاحب آف اسلام آباد مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 9 جون 2012ء کو خاکسار نے اسلام آباد میں کیا۔ اسی دن رخصتی عمل میں آئی اس موقع پر بھی خاکسار نے ہی دعا کروائی۔ دوسرے دن الماس میرج ہال ایمن آباد روڈ سیالکوٹ شہر میں ولیمہ کے موقعہ پر خاکسار نے ہی دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے اور احمدیت کے لئے باعث برکت کرے اور خدا اس جوڑے کو مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم منصور احمد تاثیر صاحب ابن مکرم مولانا محمد احمد نعیم صاحب دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم چوہدری غفور احمد صاحب وڑائچ ابن مکرم چوہدری نذر محمد صاحب وڑائچ سعداللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین نے 70 سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے ان کی زبان میں لکنت تھی اور بچپن کی بیماری کے باعث قرآن مجید ناظرہ نہ پڑھ سکے تھے جس کا انہیں احساس تھا۔ ان کی ہمشیرہ محترمہ رخشندہ ممتاز صاحبہ نے ان کو محلّہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں لاکر 7 ماہ کے اندر یسرنا القرآن اور قرآن مجید ناظرہ کا دور مکمل کروایا۔ مورخہ 28 جون 2012ء کو ان کی تقریب آمین خاندان کے احباب نے اکٹھے ہو کر G 7 - 3 / 2 میں مکرم چوہدری ظہور احمد وڑائچ صاحب کے گھر منعقد کی جس میں محترم چوہدری وسیم احمد چیمہ صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے موصوف سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ سعادت قبول فرمائے نیز محترمہ ہمشیرہ کی سعی کو بھی قبول فرمائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم عبدالرزاق صاحب ناظم انصار اللہ علاقہ آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عطاء العلیم صاحب ولد مکرم میاں عبدالعزیز صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میر پور آزاد کشمیر و قائد مجلس خدام الاحمدیہ میر پور آزاد کشمیر کی شادی مورخہ 11 فروری 2012ء کو منعقد ہوئی ۔ دارالصدر شرقی کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ کی گراؤنڈ عقب خلافت لائبریری ربوہ میں مکرم سید محمود احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مکرمہ صفیہ فردوس صاحبہ بنت مکرم منصور احمد صاحب کارکن نظامت تشخیص جائیداد کے ساتھ بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے رخصتی کے موقعہ پر دعا کروائی۔ مورخہ 12 فروری کو Regency ہوٹل میر پور A.K. میں دعوت ولیمہ کے موقع پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ دلہا مکرم صوفی عبدالمجید صاحب مرحوم سابق امیر ضلع میر پور کا پوتا اور حضرت میاں عبداللہ صاحب آف لاہور اور حضرت میاں نور محمد صاحب امرتسری رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اللہ تعالیٰ نیک اور صالح اولاد عطا کرے جو خلافت احمدیہ کی حقیقی وفادار اور اطاعت شعار ہو۔ آمین

ولادت

مکرم رستم علی شاد صاحب کوٹ رادھا کشن ضلع قصور تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 2 جنوری 2012ء کو میری بیٹی مکرمہ صائمہ شاد صاحبہ زوجہ مکرم فاروق احمد صاحب پتوکی ضلع قصور کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام ایان احمد فاروق تجویز کیا گیا ہے احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کے لئے فرمانبردار بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رستم علی شاد صاحب کوٹ رادھا کشن ضلع قصور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ساس مکرمہ جنت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد یوسف صاحب مورخہ 14 فروری 2002ء کو قضائے الٰہی سے بعمر تقریباً 75 سال وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم رضوان احمد صاحب نے پڑھائی اور چک نمبر 64 دھوپ سڑی قصور میں تدفین کے بعد مکرم رضوان احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نے 2 نوجوان بچوں کی موت کا صدمہ برداشت کیا۔ مرحومہ بڑی ہی سادہ لوح، خوش اخلاق، خلافت سے عقیدت رکھنے والے اور ہر دل عزیز تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور نافع الناس وجود تھیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رستم علی شاد صاحب کوٹ رادھا کشن ضلع قصور تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں زاد بھائی مکرم عبدالغفور صاحب مرحوم ساکن کوٹ رادھا کشن ضلع قصور دماغ کی شریان پھٹ جانے سے مورخہ 15۔ اپریل 2012ء کو وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ مکرم رضوان احمد صاحب نے پڑھائی۔ چک نمبر 64 دھوپ سڑی قصور میں تدفین کے بعد دعا مکرم رضوان احمد صاحب نے ہی کروائی۔ بوقت وفات مرحوم کی عمر تقریباً 56 سال تھی۔ مرحوم سادہ لوح، خوش اخلاق، مہمان نواز، باہمت، منکسر المزاج، خلافت سے بہت پیار اور عقیدت رکھنے والے اور ہر طبقہ میں ہر دلعزیز تھے۔ آپ نے پسماندگان میں 2 بیٹے مکرم عبدالشکور صاحب، مکرم عبدالمنان صاحب اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 20 جولائی	
طلوع فجر	3:46
طلوع آفتاب	5:14
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:15

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید وفروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ
آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر راؤ خرم ذیشان
0321-7701739
047-6213595

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

گل احمد 2012ء اور کاٹن ولان کی فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ 0092-47-6212310

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

FR-10

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ربوہ میں پہلا مکمل کولیکشن سینٹر
سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروف عمل
100% معیاری رزلٹ
☆ اب اہلیان ربوہ کو خون پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں، ہیپاٹائٹس، PCR، آپریشن سے نکلنے والی BIOPSY کے ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانیکی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں اور یہاں سے ہی آن لائن کمپیوٹرائزڈ رپورٹس حاصل کریں۔ ☆ روٹین ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر کروا کے دئے جاتے ہیں۔ آج جمع کروائیں اگلے دن رپورٹ حاصل کریں۔
☆ عورتوں میں پائے جانے والے دوسرے بڑے کینسر (خاموش قاتل) سروائیکل کینسر کی تشخیص بذریعہ PCR جینوٹائپنگ۔
☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلے میں ریٹ 40% تک کم۔ ☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% تک خصوصی رعایت۔
☆ EFU- آدم جی، اسٹیٹ لائف انشورنس رکھنے والے احباب کیلئے مزید خصوصی رعایت
☆ جو مریض لیبارٹری میں نہ آسکتے ہوں اُن کیلئے ایک فون کال پر گھر سے سیمپل لینے کی سہولت
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔
Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829
پتہ: نظام مارکیٹ نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ